(۱)

34380
۱۱/۱

دار الافتاء ۲۵/۱۲۵۸

جناب عالی! دار العلوم ... کرام

سوال نمبر ۱ — میرے بھائی نے 2013 ... ل اپنے لئے ایک زمین
خریدی، جس کی قیمت 84 لاکھ تھی، اور رقم پورا نہ ہونے کی وجہ سے
بعد میں دو مکان بھی بدلے میں دے دیئے، ایک مکان بھائی کا ذاتی
تھا، اور دوسرا مکان ہمارے والد صاحب کا رہائشی تھا، جس کی قیمت
25 لاکھ مقرر ہو گئی، اور یہ 25 لاکھ رقم بھائی کے ذمہ ادا کرنا لازم تھا
چونکہ ہم تین بھائی اور دو بہنیں ہیں، اسلئے والد صاحب کی رضامندی سے
والد صاحب کی زندگی میں بھائی نے ہر ایک بھائی اور بہن کو تین، تین لاکھ روپے
وقفے وقفے سے ادا کر دیئے تھے، یعنی کہ 25 لاکھ میں سے "15" لاکھ والد
کی زندگی میں ادا ہو گئے تھیں، جسمیں "3" لاکھ کی حد تک خود بھائی بھی
شامل تھا۔ پھر والد صاحب کا انتقال 2019 میں ہوا، اور بقیہ دس لاکھ
رقم بھائی نے والد مرحوم کے انتقال کے بعد ادا کیئے، جسمیں مجھے ایک لاکھ
بہتر ہزار رقم یک مشت دیدیئے، اور اب میرے پاس ایک لاکھ پچاس
ہزار باقی ہے، اور اس رقم پر قبضہ کرتے وقت میرے پاس بائیس سے تیس ہزار رقم تھی، لیکن سونا،
چاندی اور مال تجارت نہیں تھا۔ اب اس رقم پر زکوٰۃ مجھ پر کب لازم
ہوگی؟ اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد سے یا پچھلے زمانے یعنی 2013 کے بعد
سے لازم ہوگی؟

سوال نمبر 2 — ہمارے والد صاحب کا جو مکان بھائی نے زمین کے بدلے دیا تھا، اور اسکی
قیمت 25 لاکھ مقرر ہوئی تھی، جس کا ادا کرنا بھائی پر لازم تھا، گویا وہ
والد صاحب کا بھائی پر قرض تھا، اور یہ مکان دینے کے بعد والد مرحوم اسی
بھائی کے دوسرے مکان میں رہائش پذیر تھا، اور مذکورہ قرضہ کے علاوہ
والد صاحب کی ملکیت میں نقدی، سونا، چاندی یا مال تجارت کچھ بھی نہیں تھا، اب
2013 سے والد مرحوم کی وفات تک اس قرض کی زکوٰۃ والد صاحب پر فرض تھی یا نہیں۔

سوال نمبر 3 اگر زکوٰۃ فرض تھی تو اس کی ادائیگی کا کیا طریقہ ہے، کیونکہ والد صاحب
کا ترکہ شرعی طریقے سے تقسیم ہو چکا ہے۔

سوال نمبر 4 ہمارے بھائی کا کہنا ہے کہ وراثت تقسیم ہونے سے پہلے ترکہ پر زکوٰۃ
فرض نہیں ہوتی، کیا یہ درست ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیًا

(۱)۔۔۔صورت مسؤلہ میں مذکورہ رقم پر قبضہ کرنے کے بعد سے آپ پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ جس قمری تاریخ کو مذکورہ رقم (ایک لاکھ بہتر ہزار) آپ کے قبضہ میں آئی اگر اس تاریخ کو آپ کے ذمہ کوئی قرض تھا تو قرض منہا کرنے کے بعد اگر مذکورہ رقم اور پہلے سے ملکیت میں موجودہ رقم بقدر نصاب تھی یعنی ساڑھے باؤن تولہ چاندی کے مالیت کے برابر یا اس سے زائد تھی تو اُس تاریخ سے آپ صاحب نصاب ہے اور پھر اس تاریخ پر پورا ایک قمری سال گذر جانے کے بعد بھی اگر مذکورہ رقم بقدر نصاب ہو (اگرچہ سال کے درمیان نصاب سے کم ہوگیا ہو) تو ایسی صورت میں موجود رقم پر ڈھائی فیصد کے حساب سے آپ پر زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٣٠٦)

(و) عند قبض (مائتين منه لغيرها) أي من بدل مال لغير تجارة وهو المتوسط كثمن سائمة وعبيد خدمة ونحوهما مما هو مشغول بحوائجه الأصلية كطعام وشراب وأملاك.ويعتبر ما مضى من الحول قبلالقبض في الأصح، ومثله ما لو ورث دينا على رجل (قوله: ومثله ما لو ورث دينا على رجل) أي مثل الدين المتوسط فيما مر

(قوله: في الأصح) قد علمت أنه ظاهر الرواية وعبارة الفتح والبحر في صحيح الرواية.قلت: لكن قال في البدائع: إن رواية ابن سماعة أنه لا زكاة فيه حتى يقبض المائتين ويحول الحول من وقت القبض هي الأصح من الروايتين عن أبي حنيفة اهـ ومثله في غاية البيان، عليه فحكمه حكم الدين الضعيف الآتي

(۲،۳)۔۔۔سوال میں ذکردہ تفصیل کے مطابق چونکہ آپ کے والد مرحوم نے تین لاکھ رقم مقروض بیٹے کو ھبہ (گفٹ) کیا تھا اور بارہ لاکھ اسکے علاوہ دوسری اولاد میں تقسیم کیا تھا اور بقیہ دس لاکھ پر بھی موت تک قبضہ نہیں کیا تھا، لہٰذا مرحوم پر مذکورہ قرض کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٥١٩)

(و) لو أمر رجل مديونه (بشراء شيء) معين (بدين له عليه وعينه أو) عين (البائع) (صح) وجعل البائع وكيلا بالقبض دلالة فيبرأ الغريم بالتسليم إليه، بخلاف غير المعين؛ لأن توكيل المجهول باطل

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٣٠٦)

دار الافتاء

مقتضى ما مر من أن الدين القوي والمتوسط لا يجب أداء زكاته إلا بعد القبض أن المورث لو مات بعد سنين قبل قبضه لا يلزمه الإيصاء بإخراج زكاته عند قبضه؛ لأنه لم يجب عليه الأداء في حياته ولا على الوارث أيضا؛ لأنه لم يملكه إلا بعد موت مورثه، فابتداء حوله من وقت الموت

(۴)۔۔۔ آپ کے بھائی کا مطلقاً یہ کہنا کہ وراثت تقسیم ہونے سے پہلے ترکہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی درست نہیں، بلکہ کئی صورتوں میں تقسیم ترکہ سے پہلے بھی ہر وارث پر اپنے حصہ کے بقدر قابلِ زکوٰۃ اموال میں زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے البتہ بعض خاص صورتوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ لہذا کسی متعین صورت کے بارے میں پوچھنے پر اس کا حکم بتایا جا سکتا ہے۔ (ماخذہٗ تبویب: ۱۱۰۷/۳۴ بتصرف)

واللہ تعالیٰ اعلم

زاہد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۸/رجب المرجب/۱۴۴۲ھ
۲۱/فروری/۲۰۲۱ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۹/رجب المرجب/۱۴۴۲ھ
۲۲/فروری/۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

دار الافتاء
مفتی